سنن الترمذی پر علماء بنوری ٹاؤن کی خدمات

The efforts of the Scholars of Binnori Town on the Sunan of Imam Tirmizi

DOI: 10.5281/zenodo.7657739

**Zubair Ahmad Son of Maulvi Muhammad*
***Syed Shahrukh Ali*
****Shahbaz Ali*

Abstract:

Sunan Tirmizi is a hadith, fiqh in light of schools of thought, and ‘ilal hadith collection, which is included within the 6 main books of ahadith. The number of praises sung for the book, is also the amount of services offered to the book. Within these, is the commentaries on Sunan Tirmizi, such as ‘Aridat al-Ahwazi for Ibn al-‘Arabi al-Maliki and Tuhfat al-Ahwazi for Abd al-Rahman al-mubarakfuri. However, these commentaries do no not quench the thirst of the faqih, and have plentiful objections upon the ahnaf. For the necessity of these objections to be answered, Ma’arif al-Sunan was written, by Maulana Yusuf Banuri. This book has, alongside it’s corrections on ‘Aridat al-Ahwazi, many other specialities. The author has expressed his teacher’s [Maulana Anwar Shah al-Kashmiri] views in a sophisticated manner, alongside providing sufficient explanation to any ambiguity found in al-‘Arf al-Shazi. He has also answered objections on the ahnaf, delved into discussions regarding the chain of narration, provided a conclusive opinion on masail with many opinions, entertained discussions on language and theology, listed the opinions of the predecessors and successors, given biographies on some companions and predecessors and some important books and relied solely upon primary sources when relating the opinion of another school of thought. He also draws mainly on what was opined by processors within the ahnaf in their books, and only quotes those scholars who are well grounded, and are a consensually relied upon figure within the academic circles. Thus, after also quoting from ahnaf books of legal verdict, and their commentaries, including many other scholarly books, he provides critical comments on what he has quoted.

Keywords: Sunan Tirmizi, hadith, fiqh, schools of thought, Aridat al-Ahwazi

....

*Ph.D Scholar Department of Qur'aan and Sunnah, University of Karachi
**M.Phil. Scholar Department Quran O Sunnah Faculty of Islamic Studies University of Karachi
***M.Phil. Scholar Department Quran O Sunnah Faculty of Islamic Studies University of Karachi

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو جو شریعت عطا کی وہ دائمی اور ابدی ہے۔ لہذا اس کو تا قیامت باقی رکھنے کے لیے اس کے شایان شان اس کی حفاظت ضرورت تھی۔ چناچہ اس کی حفاظت کی ذمہ دار خود اللہ رب العزت نے اپنے ذمہ لی اور یہ وعدہ کیا کہ {إنا نحن نزلنا الذکر و إنا له لحافظون}(۱) ہم ہی نے اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

دین شریعت کی حفاظت کی سب سے پہلی ذمہ دار انبیأ اور رسل کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد ان کے اصحاب پر آتی ہے۔ چناچہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جتنے انبیأ ورسل آئے ان کے مددگار ان کے اصحاب ہوا کرتے تھے۔ وہی نبی کی سنتوں پر عمل کرتے تھے اور اوامر کا اتباع کرتے تھے۔(۲)

جناب محمد رسول ﷺ کے صحابہ بھی اس نظام کے پابند ہوئے، چناچہ انہوں نے بھی محافظ اول ہونے کا حق ادا کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کو اس کا حکم بھی ہوا اور آپ ﷺ نے بعد میں آنے والوں کے تعریف بھی فرمائی۔ آپ نے فرمایا: «فلیبغ الشاهد منکم الغائب فرب مبلغ اوعی له من سامع» موجودہ لوگ غیر موجود لوگوں تک میری باتیں پہنچادیں کیونکہ بہت سے پہنچائے گئے لوگ ہوں گے جو سننے والوں سے زیادہ بہتر حفاظت کریں گے۔(۳)

بعد میں آنے والے حضرات نے اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دیا، اور اس کے لیے وہ قربانیاں دیں جن کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ چناچہ تابعین اور اتباع تابعین کے دور میں مختلف علوم وفنون کا ظہور ہوا اور علوم صدور سے منتقل ہو کر کاغذوں کی زینت بنے، اسی بنا پر تیسری صدی ہجری کو حدیث کے لیے سنہرا دور گردانا جاتا ہے، جس میں حدیث رسول ﷺ کی بیشمار خدمت ہوئی اور محدثین عظام نے تصانیف کے انبار لگا دیے۔ متون حدیث، علم الرجال اور مختلف فنون پر کثرت سے کام ہوا۔ چناچہ صحاح ستہ جس کو مصادر احادیث میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہی وہ بھی اسی دور کی تصانیف میں شمار ہوتی ہے۔

خدمت حدیث کا یہ سلسہ وقت کے ساتھ ساتھ مزید پروان چڑھنے لگا، اور ائمہ حدیث کی جانب سے حدیث رسول پر مختلف جہتوں سے روشنی ڈالی گئ، کسی نے متون حدیث کو جمع کیا تو کسی نے اس کے مفہوم ومعانی واضح کرنے کے لیے شرح لکھ ڈالی، کسی نے سند حدیث پر بحث کی اور راویوں کے حالات لکھے، تو کسی نے علل حدیث جیسے مشکل موضوع کا انتخاب کیا۔ غرض یہ کہ ائمہ حدیث نے حدیث کے کسی پہلو کو نہیں چھوڑا، اور جن جن جہات پر لکھنا ممکن تھا اس کو موضوع بحث بنایا۔ اسی سلسہ میں بہت سی ایسی تصانیف آئیں جس نے دنیا کو مقام حیرت میں ڈال دیا اور ان کے مصنفین کی علمیت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

یہ سلسلہ یوں ہی جاری وساری رہا یہاں تک کہ برصغیر پاک وہند میں بہت سے ایسے علماء کرام کا ظہور ہوا جنہوں نے احادیث رسول پر مختلف انداز سے خدمات سر انجام دیا جو کئی ادوار پر محیط ہے۔

چنانچہ اس سلسہ میں مولانا فیروز اختر ندوی اپنی کتاب "ہندوستان اور علم حدیث" میں رقم طراز ہیں:

"پہلا دور جو کئی سو سال کا تھا، اس میں اہمیت کے ساتھ حدیث کی خدمت ہوئی، دوسرا دور خدمت حدیث سے زیادہ دیگر علوم دینیہ کی خدمت کا رہا، پھر تیسرا دور حدیث شریف کے اہتمام کا آیا جو برابر جاری ہے، اس دور کی آخری دو صدیوں میں برصغیر کے مراکز علوم دینیہ میں جو کام انجام دیا گیا، تدریسی پر ہو یا تصنیفی و تحقیقی سطح پر ہو، وہ خاصا وقیع کام ہے اور ان کی خدمات کے لوگ معترف بھی ہوئے"۔ (۴)

علامہ سید رشید رضا مصری مدیر (المنار) نے "مفتاح کنوز السنۃ" کے مقدمہ میں علماء ہند کی ان خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

"لولا عناية إخواننا علماء الهند بعلوم الحديث في هذا العصر لقضي عليه بالزوال من أمصار الشرق، فقد ضعفت في مصر والشام والعراق والحجاز منذ القرن العاشر للهجرة"،(۵)

(اگر ہندوستانی علماء اس زمانہ میں علوم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ فن مشرقی دنیا سے رخصت ہو جاتا، کیونکہ مصر، شام و عراق اور حجاز میں دسویں صدی ہجری ہی سے علم حدیث زوال پذیر ہو گیا تھا)۔

اسی سلسہ کی ایک کڑی ۱۴ صدی ہجری میں ظاہر ہوئی جب اہل دنیا کے سامنے "معارف السنن" کے نام سے ایک ایسی کاوش آئی جس نے ان پر سکتہ طاری کر دیا، ہر عام خاص اس کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا، کیونکہ یہ ایسی تصنیف تھی کہ جس نے بہت سی بڑی کتابوں کو مات دیدی اور قلیل عرصہ میں ہی لوگوں کے لیے مرجع بن گئی۔

معارف السنن محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری الحسینیؒ المتوفی ۱۳۹۷ھ کی عربی زبان میں تالیف کردہ حدیث شریف کی مشہور کتاب سنن ترمذی کی شرح ہے۔ صحاح ستہ میں سنن ترمذی کو ایک خاص مقام حاصل ہے، جس میں فقہاء اسلام کے مستدلات کو نہایت احسن طریقہ سے جمع کیا گیا ہے، کتاب کی غرض اگرچہ مستدلات فقہاء ہیں، مگر ساتھ امام ترمذی نے مذاہب فقہاء، علل احادیث، معمول بہ اور غیر معمول بہ کی وضاحت، اور وفی الباب کا عنوان قائم کر کے باب سے متعلقہ دیگر روایات کی طرف مختصر اشارہ کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب دیگر کتب کے مابین ایک امتیازی شان رکھتی ہے، انہیں خوبیوں کی وجہ سے اس کتاب کو حدیثی کتاب کے ساتھ ساتھ اگر فقہی کتاب بھی کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

معارف السنن کی ضرورت:

کتاب جس قدر خوبیوں کی حامل تھی اسی قدر امت کی جانب سے خدمت کی متقاضی بھی تھی، مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عارضۃ الاحوذی تالیف ابن عربی مالکی (٦) اور تحفۃ الاحوذی تالیف مولانا عبد الرحمن مبارکپوری المتوفی ۱۳۵۳ھ (٧) سے قبل سنن ترمذی کی کوئی شامل شرح دستیاب نہیں تھی، مگر مباحث کی تشنگی بہر حال ہر دو کو دامن گیر تھی۔ اس میں جابجا حنفیہ پر اعتراضات کئے گئے تھے، جس کی وجہ سے ضروری تھا کہ کوئی حنفیہ میں سے اس کا جواب لکھ سکے، ایک وجہ تو یہ ہوئی، اس کی تایید مولانا بنوریؒ کے اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے:

ایک عرب عالم نے مولانا بنوریؒ سے سوال کیا کہ آپ نے شرح حدیث کے لیے ترمذی کو کیوں منتخب کیا حالانکہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ تو صحیح البخاری ہے، آپ اس کی شرح لکھتے؟ آپ نے فرمایا:

اولاتو صحیح البخاری کی عمدہ شرحیں فتح الباری وعمدۃ القاری، قسطلانی وغیرہ موجود ہیں جو اس کے حل کے لیے کافی ہیں۔

ثانیا: جامع ترمذی جس طرح حدیث کی کتاب ہے اسی طرح فقہ کی کتاب بھی ہے اور ہم لوگ حدیث وفقہ دونوں کے خادم ہیں۔ انہوں نے پھر کہا کہ اگر یہی وجہ ترجیح ہے تو ابو داود میں فقہی احادیث زیادہ ہیں، آپ کو اس کی شرح لکھنی چاہیے تھی؟ حضرت بنوریؒ نے فرمایا:

اولاترمذی ابو داود سے زیادہ افقہ ہے۔

ثانیا: ان کی کتاب میں صحیح وحسن اور ضعیف احادیث کا ذکر کرنے کے علاوہ علل احادیث پر بھی بحث ہے۔

ثالثا: ترمذی نے فقہاء صحابہ وتابعین کے اختلاف کو بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

رابعا: ابو داود کی ایسی شرحیں موجود ہیں کہ ایک محدث ان کو دیکھنے کے بعد مستغنی ہو سکتا ہے، خصوصا مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کی شرح بذل المجہود، مگر ترمذی کی کوئی ایسی شرح متداول نہیں جو انسان کو دوسری شروح سے مستغنی کر دے۔ (٨)

معارف السنن کی تالیف کا پس منظر:

مفتی ولی حسن صاحب لکھتے ہیں: حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے تلامذہ درس کے دوران یا فراغت کے بعد اپنی یادداشت سے حضرت کی تقریر کو قلم بند فرماتے، اور حضرت کی تقریر قلم بند کرنے والوں سے بھی ایک ثلث یا اس سے زیادہ فوت ہو جاتا، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ان تقاریر میں بہت سی تعبیری اور حوالہ جاتی اور دیگر کچھ تسامحات در آئے، اسی طرح کی ایک تقریر مولانا محمد چراغ صاحب کی العرف الشذی ہے، جو کہ حضرت شاہ صاحب کی سنن ترمذی کی تقریر ہے، حضرت بنوریؒ کو اولا اس کی تصحیح وتخریج سے متعلق کہا گیا، چنانچہ کو مولانا بنوری نے اس کی تصحیح کی غلطیاں درست کیں

، تعبیرات درست کیں، اس العرف الشذی کی اصلاح کا معاف السنن میں کئی جگہ تذکرہ بھی موجود ہے، مسودہ میں مولانا کا طرز یہ تھا کہ اولا قال کہہ کر عرف کی عبارت نقل کرتے پھر اقول کہہ کر اس کی تخریج فرماتے، مگر جب یہ دیکھا کہ تخریج اپنی جگہ خود مستقل کتاب بنتی جارہی ہے، تو اس کو آپس میں دمج کر دیا اور دونوں کو آپس میں ملا دیا، شروع کی پانچ جلدیں میں حضرت کی کتاب زیادہ تر العرف الشذی کے ساتھ ہی مقید ہے، اور پھر چھٹی جلد حضرت نے اس دمج کرنے کے بعد آزادانہ طور پر تالیف کی۔ (۹)

معارف السنن کی خصوصیات :

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ معارف السنن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کی قیمتی آراء اور سنہری تحقیقات کو بڑے شرح وبسط کے ساتھ حسین پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔

۲۔ العرف الشذی کے مبہم یا موہم مقامات کا تشفی بخش حل کرتے ہوئے امام الحدیث علامہ کشمیری رحمہ اللہ کے نقطہ نظر کی عمدہ تشریحات کی گئی ہیں۔

۳۔ حافظ ابن حجر، علامہ شوکانی، مولانا مبارکپوری رحمہم اللہ اور دیگر حضرات کی طرف سے احناف پر کئے گئے اعتراضات کا نہایت ہی خوش اسلوبی سے ازالہ کیا گیا۔

۴۔ اسنادی مباحث میں معرکۃ الآراء موضوعات پر نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اور اختلافات کی صورت میں قول فیصل بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ اس کی ایک مثال "کتاب الطہارۃ" "باب ماجاء لا تقبل صلاۃ بغیر طہور" کے ضمن میں "مسئلہ فاقد الطہورین" میں موجود ہے(۱۰)۔

۵۔ فقہی اور اسنادی تحقیقات کے علاوہ بعض نحوی، لغوی، کلامی اور اصولی مسائل پر نفیس اور عمدہ تحقیقات اور قیمتی فوائد اس شرح کی زینت ہے۔ اس کی ایک مثال "کتاب الطہارۃ" "باب ماجاء لا تقبل صلاۃ بغیر طہور" میں مذکور ہے۔ (۱۱)

۶۔ متقدمین مثل امام طحاوی رحمہ اللہ وغیرہ کی طرح متاخرین مثل شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ، اور شیخ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات وآراء کو بھی اس شرح میں مولانا مرحوم اہتمام کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال جیسا کہ اقسام کتب کے بیان کے ضمن میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو نقل کیا۔ (۱۲)

۷۔ بعض حضرات صحابہ وتابعین وائمہ فقہ وحدیث کے احوال اس قدر شرح وبسط کے ساتھ آگئے ہیں کہ یکجا کسی دوسرے مقام پر اتنی تفصیل کے ساتھ ان کا ملنا دشوار ہے۔ اس کی ایک مثال "کتاب الطہارۃ" "باب فی المنی یصیب الثوب" میں "ابو عزۃ یسار بن عبد" کی صورت میں موجود ہے۔(۱۳)

۸۔ خاص خاص مسائل پر جو مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا بہت اچھا تعارف کروایا گیا ہے جس کو دیکھ کر قاری میں ان کتابوں کے مطالعہ کا شوق کروٹیں لیتا ہے۔ اس کی ایک مثال معارف کی ابتدا میں لفظ "الازدی" کی تحقیق کے ضمن میں مشبہات پر لکھی گئی کتب کا تعارف کروایا ہے۔(۱۴)

۹۔ نقل مذاہب میں یہ احتیاط برتی گئی ہے کہ اصل مآخذ سے ہی ان کو لیا گیا ہے مثلاً شوافع رحمۃ اللہ علیہم کا مذہب کتب شوافع کی مراجعت کے بعد درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ احتیاط حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم اور مالکیہ رحمۃ اللہ کے مذاہب ذکر کرتے وقت کی گئی ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ تسامح فی النقل کی وہ خامی جو دوسرے مذاہب کو نقل کرتے وقت بالعموم پیش آجایا کرتی ہے، اس سے یہ شرح محفوظ ہے۔ اس بات کی صراحت خود حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بھی موجود ہے کہ انہوں نے مسائل کی تخریج کے لیے امہات کتب کی طرف مراجعت کی ہے۔(۱۵)

۱۰۔ احناف کے اقوال کو نقل کرتے وقت عموماً متقدمین کی کتابوں پر اعتماد کیا گیا ہے، نیز احناف میں صرف ان حضرات کی تحقیقات کو نقل کیا گیا ہے جن کا مذہب حدیث میں مسلم ہے۔ جیسے امام طحاوی، علامہ عینی، اور صاحب بدائع وغیرہ۔(۱۶)

مفتی عبد السلام چاٹگامی رحمہ اللہ معارف السنن کی فقہی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

معارف السنن میں حدیثی مباحث کے ساتھ ساتھ مذاہب آئمہ کے فقہی مباحث، ان کے فروع وجزئیات، خصوصاً احناف کے شروح وفتاوی کی عبارت نقل کر کے ان میں تعارض وتطبیق اور تضعیف وترجیح قائم کرتے ہیں، جس سے کتب فقہ و فتاوی کے ساتھ آپ کی اجتہادی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے، اس لیے معارف السنن اگر حدیثی مباحث میں بلند پایہ شرح حدیث کی کتاب ہے، تو دوسری طرف وہ مذاہب اربعہ کی فقہی روایات کا بہترین مجموعہ ہے۔(۱۷)

مولانا طاسین صاحب سابقہ مدیر مجلس علمی کراچی مولانا بنوری رحمہ اللہ کی تصنیفی خوبیاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولانا بنوری نور اللہ مرقدہ کی تصنیف میں ایک خوبی یہ بھی نظر آتی ہے کہ وہ جب کسی مسئلہ پر بحث کے دوران کسی دوسرے مصنف کی تحقیق نقل کرتے ہیں تو عام مصنفین کی طرح من وعن اس کی عبارت نقل نہیں کرتے، بلکہ اپنے الفاظ اور اسلوب میں اس کا مطلب بیان کرتے ہیں جو اس کی بہترین ترجمانی ہوتی ہے۔ نیز وہ محض دوسروں کی باتیں نقل

کرنے پر اکتفاء نہین کرتے، بالکہ بعض دفعہ ان پر ناقدانہ تبصرہ اور تحقیق بھی کرتے ہیں، لیکن اس انداز سے کہ دوسرے کی تنقیص و تحقیر نہیں ہوتی اور اس کا مقام و مرتبہ محفوظ رہتا ہے۔ (۱۸)

یہ اگرچہ بات عمومی تصنیفی پہلو کی ہے، مگر معارف السنن میں یہ خوبی مکمل طور پر جلوہ گر دکھائی دیتی ہے کہ کس انداز سے فتح الباری وعمدۃ القاری کی طویل ابحاث کس خوبی سے مختصر کرتے ہیں کہ مقصد بھی فوت نہیں ہوتا اور بات مختصر بھی ہو جاتی ہے۔ معارف السنن میں جابجا حضرت بنوری کا قول دیکھنے کو ملتا ہے "ہذا ملخص مافی الفتح والعمدۃ"

تلخیص کے اسی ملکہ کے متعلق مولانا بنوری نے خود بھی کئی مرتبہ ذکر فرمایا ہے، مولانا طاسین صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں" مجھے یاد ہے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالی نے علامہ ذہبی کی طرح تلخیص کا ملکہ عطا فرمایا ہے، میں چاہتا تو بڑی بڑی کتابوں کے خلاصے کر سکتا تھا، مصنف عبد الرزاق جو مجلس علمی نے گیارہ جلدوں میں شائع کی ہے، اس کا خلاصہ دو تین جلدوں میں کر سکتا ہوں اور ان شاء اللہ کوئی خاص بات باقی نہ رہے گی۔ (۱۹)

معارف السنن اہل علم کی نگاہ میں:

شیخ الحدیث مولانا عبد الحق حقانی اکوڑہ خٹک والے لکھتے ہیں:

معارف السنن میں کسی اہم مسئلہ کے متعلق کتب حادیث میں بکھرا ہوا مواد یکجا مل جاتا ہے، بے شمار کتابوں کے حوالے اور مواد یکجا ہوتا ہے اور طویل طویل شروح کے ڈھونڈنے سے انسان بچ جاتا ہے۔ (۲۰)

جامع ازہر کے فضیلۃ الاستاذ شیخ عبد الحلیم فرماتے ہیں:

ابن حجر عسقلانی اور علامہ عینی کی شروح حدیث پر معارف السنن کی اعلی توجیہات، بے مثال طرز استدلال، اور ادب و معانی نے سبقت حاصل کر لی ہے"۔ (۲۱)

قاری محمد طیب صاحب فرماتے ہیں:

"ترمذی شریف کی نہایت یہ جامع اور بلیغ شرح لکھی، جس میں محدثانہ اور فقیہانہ انداز سے کلام کیا گیا ہے، اس کی عربیت اور طرز ادا معیاری ہے اور ذخیرہ معلومات بہت کافی ہے، اس سے تبحر اور تفقہ دونوں نمایاں ہیں"۔ (۲۲)

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے لکھا ہے:

اللہ تعالی نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس دور میں علمی و دینی خدمات کے لیے نہ صرف چن لیا تھا، بلکہ ان کاموں میں غیر معمولی برکت عطا فرمائی تھی، ان کے علم و فضل کا سب سے بڑا شاہ کار ان کی جامع ترمذی کی شرح "معارف السنن" ہے..... احقر کو اس کتاب کا ایک ایک صفحہ پڑھنے کا شرف حاصل ہے، لہذا میں بلا خوف تردید یہ کہ سکتا ہوں کہ اگر

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے محدثانہ مذاق کی جھلک کسی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے تو وہ "معارف السنن" ہے۔(۲۳)

معارف السنن کا تکملہ:

معارف السنن اپنی تمام خوبیوں کے باوصف مکمل نہ ہوسکی، مولانا بنوریؒ کی زندگی میں ہی اس کی فقط چھ جلدیں طبع ہوئیں، جو ابواب الطہارت سے ابواب الحج تک محیط ہے، مولانا نے اس پر ایک مقدمہ بھی تالیف کی تھا جو ہنوز غیر مطبوعہ ہے، مگر جس قدر بھی کتاب کی شرح ہوسکی اس نے ترمذی کی تمام شروح میں اپنا ایک مقام بنالیا ہے، اکثر معرکۃ الآراء مسائل ان چھ جلدوں میں گزر چکے، بقیہ ابواب بھی اپنی جگہ نہایت اہمیت کے حامل ہیں مگر کاش مولانا بنوری اسے مکمل کرتے تو ترمذی کی دیگر شروحات سے استغناء ہوجاتا:

ماکل مایتمنی المرء یدرکہ تجری الریاح بمالا تشتہی السفن

مولانا بنوریؒ نے اپنی اس کتاب میں اس قدر خوبیاں جمع کررکھی ہیں کہ بعض کبار اہم علم اس کے معترف ہیں کہ مولانا بنوری کے طرز پر اس کی تکمیل اب ناممکن ہے، جسٹس مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں:

احقر کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ جانے کتنی مرتبہ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے معارف السنن کی تکمیل کی طرف توجہ دینے کی خواہش ظاہر فرمائی، لیکن مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی مصروفیات اس قدر بڑھ چکی تھی کہ وہ اس خواہش کو پورا نہ فرماسکے۔ اب اول تو اس کی تکمیل کی ہمت کون کرے؟ اور اگر کوئی کرے بھی تو حضرت شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فیضان علمی اور حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ اسلوب بیان کہاں سے لائے؟(۲۴)

مگر دوسری جانب بعض اہل علم نے تکملہ کرنے والی جماعت کے اوصاف بیان کئے ہیں کہ جو لوگ اس کے تکملہ کے خواہش مند ہیں ان میں حدیثی مہارت کے ساتھ ساتھ اعلی درجہ کی فقہی واصولی مہارت وحذاقت بھی ضروری ہے۔ مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

علماء کرام کا ایک بڑا بورڈ قائم کیا جائے جن کو فن حدیث، فن اصول حدیث، اصول فقہ، اور فقہ حنفی، فقہ جامع پر عبور حاصل ہو اور اکابر علماء دیوبند سے ذوق سے مناسبت رکھتے ہوں۔ وہ حضرات معارف السنن کی تکمیل کریں۔ تاکہ پوری شرح مولانا کے انداز پر علماء کرام کے سامنے آجائے۔(۲۵)

حوالہ جات

۱۔ الحجر:9

۲۔ صحیح مسلم، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، (ج:1)، (ص:۶۹)، (حدیث نمبر:50)، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر من الإیمان، وأن الإیمان یزید وینقص، وأن الأمر بالمعروف والنھی عن المنکر واجبان، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت۔

۳۔ صحیح البخاری، تحقیق: مصطفی دیب البغا، (ج:۲)، (ص:۶۲۰)، (حدیث نمبر:۱۶۵۴)، کتاب الحج، باب الخطبۃ أیام منی، ط: دار ابن کثیر، الیمامۃ بیروت، الطبعۃ الثالثۃ: 1407ھ۔

۴۔ ہندوستان اور علم حدیث، مولانا فیروز اختر ندوی، (ص:۱۷)، ناشر: مرکز الشیخ ابی الحسن الندوی جامعہ اسلامیہ اعظم گڑھ۔

۵۔ مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ، ای فنسنک، تقدیم: علامہ سید رشید رضا مصری، ط: ادارہ ترجمان السنۃ ایبک روڈ لاہور ۱۳۹۸ھ۔

۶۔ مقدمہ معارف السنن، (ج:۱)، (ص:۴۷)، ذکر بعض شروح الترمذی، ط: مجلس الدعوۃ والتحقیق الاسلامی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

۷۔ المصدر السابق (ص:۴۸)۔

۸۔ بینات خاص نمبر ص:۱۷۱۔

۹۔ المصدر السابق ص: ۱۳۰۔

۱۰۔ معارف السنن، (ج:۱)، (ص:۹۳)، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء لا تقبل صلاۃ بغیر طھور۔

۱۱۔ المصدر السابق، (ص: ۹۱)، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء لا تقبل صلاۃ بغیر طھور۔

۱۲۔ المصدر السابق، (ص:۷۸)، اقسام کتب حدیث۔

۱۳۔ المصدر السابق، (ص:۴۴۵)، کتاب الطہارۃ، باب فی المنی یصیب الثوب۔

۱۴۔ المصدر السابق، (ص:۶۸)، مبد ا جامع الترمذی۔

۱۵۔ المصدر السابق، (ص:۵۰)، ادوار تالیف المعارف۔

۱۶۔ بینات خاص نمبر ۳۵۸،۳۵۹۔

۱۷۔ المصدر السابق، ص:۱۷۰

۱۸۔ المصدر السابق، ص ۳۸۱ ۔

۱۹۔ المصدر السابق ، ص ۳۸۰۔

۲۰۔المصدر السابق، ص۶۷۵۔

۲۱۔ المصدر السابق ، ص: ۳۵۷۔

۲۲۔دار العلوم دیوبند کی پچاس مثالی شخصیات، ص۱۸۱۔

۲۳۔ نقوش رفتگاں، ص۸۷۔

۲۴۔بینات، ص۶۱۹۔

۲۵۔ المصدر السابق، ص۶۶۹۔

Refrences:

1- Alhjurat verse: 9
2- Sahih muslim, researcher. Muhammad abul fuead baqi, vol:1, P.69, hadith no. 50publisher. Dare ihya.
3- Sahih bukahri, researcher. Mustafa deeb albagha, vol. 2, p. 620, hadith no. ۱۶۵۴, publisher. Dare ebn kathir 3rd edition 1407hijri.
4- Feroze Akhtar nadwi, Hindustan and science of hadith, p. 170, publisher. Markaz sheikh abu alhasan nadwi.
5- E.funsuk, introduction of miftahu knuze sunnah, publisher. Idara tarjamaanu sunnah aibak road 1398hijri.
6- Introduction of maarif u sunan, vol. 1, p. 47, publisher. Majlis dawat o tahqeeq islami jamia binori town.
7- Ibid. 48.
8- Bayyinat special edition, p. 171.
9- Ibid. p. 130.
10- Maarif u sunan. Vol. 1, p. 93.
11- Ibid. 91.
12- Ibid. 78.
13- Ibid. 445.
14- Ibid. 68.
15- Ibid. 50.
16- Bayyinat special edition, p. 358,359.
17- Ibid. 170.
18- Ibid. 381.
19- Ibid. 380.
20- Ibid. 675.
21- Ibid. 367.
22- Qari muhammd tayyab. Fifty exemplary personalities of Dar Uloom Deoband. P. 181.
23- Muhammad taqi usmani, nuqooshe ruftagan, p. 87.
24- 16- Bayyinat special edition, p. 619.
25- Ibid. 669.